اہم بیان

مجلس عاملہ

جمعیت علماء ہند

بیان ستمبر ۱۹۳۹

موجودہ جنگِ یورپ کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ کا اہم بیان

{ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس ۱۶، ۱۷، ۱۸ ستمبر ۳۹ء منعقدہ دہلی میں مسلسل تین دن کی بحث اور غور و فکر کے بعد حسب ذیل بیان مرتب کیا ہے
جو حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی اجازت سے شائع کیا جا رہا ہے۔ عبدالاول از دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی }

جرمنی اور پولینڈ کی جنگ کی وجہ سے یوروپ کی فضا میں پریشانی اور اضطراب تو پیدا ہونا ہی تھا۔ مگر موجودہ زمانہ میں روئے زمین کی حکومتوں اور دنیا کی قوموں کے باہمی اقتصادی اور سیاسی تعلقات کی نوعیت نے تمام بنی نوع انسان کو مختلف الجھنوں میں ڈال دیا ہے۔ آزاد حکومتیں اور خود مختار قومیں اپنے اپنے نقطۂ نظر سے غور کر رہی ہیں کہ اُن کو اس جنگ میں کس فریق کی حمایت و امداد کرنی چاہیے۔ اور محکوم حکومتیں اور غلام قومیں اپنے اپنے آقاؤں کے اشاروں پر اُن کی امداد کے ساز و سامان تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ اور ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کا یقین دلا دلا کر اپنے خداوندانِ نعمت کی خوشی اور رضامندی حاصل کرنے کی کوشش میں منہمک ہیں۔

جرمنی کا پولینڈ کے خلاف جارحانہ اقدام کن اسباب پر مبنی ہے اور اُس کے حقیقی وجوہ کیا ہیں، صحیح طور پر خدا کو اور اقدام کرنے والوں کو معلوم ہے مگر جہاں تک قرائن اور شواہد کا تعلق ہے، کہا جا سکتا ہے کہ جارحانہ اقدام کرنے میں جرمنی کے مختار کل ہر ہٹلر کی تعدی ہے۔

جرمنی اور پولینڈ کے متنازع فیہ قضیہ کے حل کرنے کے لئے دوسرے مصالحانہ طریقے بھی ہو سکتے تھے۔ جو کام میں نہیں لائے گئے۔ اور ساعیِ قیام امن کو آخری درجہ تک پہنچانے سے پہلے ہی انسانی خون کے ساتھ ہولی کھیلی جانے لگی۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ معاملہ جرمنی اور پولینڈ کا تھا۔ برطانیہ اور فرانس نے جرمنی اور پولینڈ تک اسے محدود رکھنے اور صرف ان دو قوموں کے اندر کشت و خون ہونے کے بجائے برطانوی اور فرانسیسی قوموں کو بھی اس آگ میں کیوں دھکیل دیا اور خونریزی کے ایک محدود حلقہ کو وسعت دیکر بے شمار انسانی جانوں کو خطرہ میں کیوں ڈال دیا؟

جنگ بہرحال جنگ ہے۔ اور تباہی اور بربادی اور انسانی خون کی ارزانی اس کے لازمی نتائج ہیں۔ اس سوال کے جواب میں برطانیہ کی طرف سے کئی عذر بیان کئے گئے ہیں۔ اور برطانیہ کی شرکتِ جنگ کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری بتایا گیا ہے۔

پہلا عذر یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ برطانوی قوم، اقوام کی آزادی کی داعی ہے اور آزادی کی حمایت اس کا ایک حتمی فریضہ ہے اور ہر ہٹلر پول قوم کی آزادی سلب کر کے اُن کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے۔ اسلئے برطانیہ کا فریضہ تھا کہ وہ پول قوم کی آزادی کی حفاظت کے لئے برطانوی قوم کو بھی جنگ کی آگ میں دھکیل دے۔ اور پول کی آزادی برقرار رکھنے کیلئے برطانوی قوم کا خون بہا دے۔

دوسرا عذر یہ بتایا گیا ہے کہ پولینڈ کی حکومت جمہوری حکومت ہے اور جرمنی کی حکومت ڈکٹیٹری اور آمریت کی حکومت ہے۔ برطانیہ جمہوریت پسند ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ جمہوریت کی حفاظت اور ڈکٹیٹری کی بیخ کنی کرے اور اس راہ میں اگر برطانوی قوم کا خون بہانا ضروری ہو تو بہا دے۔

تیسرا عذر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر ہٹلر نے جارحانہ اقدام کر کے تعدی کی ہے اور وہ ظالم ہے۔ اور پولینڈ مظلوم ہے۔ اور برطانیہ مظلوم کی حمایت کو انسانی فرض سمجھتی ہے اسلئے وہ پولینڈ مظلوم کی نصرت و اعانت کی راہ میں برطانوی قوم کا خون بہا دینے کیلئے مجبور ہے۔

چوتھا عذر یہ کہا گیا کہ چونکہ جمعیۃ اقوام نے پولینڈ کو ایک آزاد حکومت قرار دیکر اسکی حفاظت کی ذمہ داری لی تھی اور حکومت برطانیہ بھی جمعیۃ اقوام کی رکن ہے اسلئے برطانیہ پر فرض ہے کہ پولینڈ کی حفاظت کے لئے جس قدر بھی قربانیاں دینی پڑیں دے اور اسکو جرمنی کی غلامی سے محفوظ رکھے۔

ان وجوہ کا سہارا لیکر برطانوی حکومت، جرمنی اور پولینڈ کی جنگ میں اپنی شرکت کو جائز ثابت کرتی اور پھر اپنی ماتحت یا زیر اثر حکومتوں اور قوموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ آزادی، جمہوریت، مظلوم کی حمایت اور عہد مواعید کے احترام کے نام پر برطانیہ کی امداد کریں۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے بھی ہندوستانیوں سے انہیں وجوہ کی بنا پر اپیل کی ہے کہ تمام ہندوستانی اس جنگ میں آزادی، جمہوریت اور مظلوم کی حمایت اور مواعید کے احترام کی خاطر برطانیہ کی معاونت کریں۔

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے اس نازک موقعہ پر اعلیٰ ترین اسلامی اور وطنی اور اخلاقی اصول کو پیش نظر رکھکر غور کیا اور مسئلہ کے اس پہلو کو جانچا کہ اگر جرمن اور پولینڈ کی جنگ کی آگ میں برطانیہ نے اپنی قوم کو دھکیل دیا تو کیا ہمارا اسلامی یا وطنی یا اخلاقی فرض ہے کہ ہم بھی برطانیہ کی حمایت کے لئے ہندوستانیوں کو اس آگ میں کود پڑنے اور اپنا خون بہا دینے کا مشورہ دیں۔؟

اس مرحلہ پر ہمیں برطانیہ کی طرف سے بیان کئے ہوئے عذروں پر تفصیلی نظر ڈالنا پڑی تاکہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو۔ جہاں تک برٹش مدبرین اور وزراء کی نیتوں کا تعلق ہے وہ علام الغیوب ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن جہاں تک عمل اور نتائج کا تعلق ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں ہندوستانیوں کے لئے یقین و اطمینان کی کوئی روشنی نہیں ملتی۔

پہلے عذر یعنی اقوام کی آزادی کی حمایت پر نظر ڈالی جاتی ہے تو جیکوسلاویکیا اور آسٹریا اور ابی سینیا اور البانیہ کے واقعات ہمارے سامنے آجاتے ہیں کہ برطانی حکومت کی آنکھوں کے سامنے ان اقوام کی آزادی سلب کی گئی۔ اور ڈکٹیٹروں نے قتل و غارت کے بازار گرم کئے اور ہر قسم کی تعدی، خونریزی سے آزاد انسانوں پر ہلاکت ڈال کر اُن کو غلام بنایا گیا اور اگر یہ بات صحیح بھی نہ ہو کہ حبش کی تباہی اور بربادی برطانوی مواعید حمایت کا نتیجہ ہے تاہم اس میں تو شبہ نہیں کہ برطانیہ ان اقوام کی آزادی کی حمایت کے لئے کھڑی نہیں ہوئی اور اسکی آنکھوں کے سامنے یہ قومیں جرمنی اور اطالوی

موجودہ جنگِ یورپ کے متعلق جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ کا اہم بیان

{ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس ۱۶،۱۷،۱۸ ستمبر ۱۹۳۹ء منعقدہ میرٹھ میں مسلسل تین دن کی بحث اور غور و فکر کے بعد حسب ذیل بیان مرتب کیا ہے
جو حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی اجازت سے شائع کیا جا رہا ہے - عبد الاول از دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی }

جرمنی اور پولینڈ کی جنگ کی وجہ سے یورپ کی فضا میں پریشانی اور اضطراب تو پیدا ہونا ہی تھا - مگر موجودہ زمانہ میں روئے زمین کی حکومتوں اور دنیا کی قوموں کے باہمی اقتصادی اور سیاسی تعلقات کی نوعیت نے تمام بنی نوع انسان کو مختلف اُلجھنوں میں ڈال دیا ہے - آزاد حکومتیں اور خود مختار قومیں اپنے اپنے نقطۂ نظر سے غور کر رہی ہیں کہ اُن کو اس جنگ میں کس فریق کی حمایت و امداد کرنی چاہیئے - اور محکوم حکومتیں اور غلام قومیں اپنے اپنے آقاؤں کے اشاروں پر اُن کی امداد کے ساز و سامان تیار کرنے میں مصروف ہیں - اور ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کا یقین دلا دلا کر اپنے خداوندان نعمت کی خوشی اور رضامندی حاصل کرنے کی کوشش میں منہمک ہیں -

جرمنی کا پولینڈ کے خلاف جارحانہ اقدام کن اسباب پر مبنی ہے اور اُس کے حقیقی وجوہ کیا ہیں، صحیح طور پر خدا کو اور اقدام کرنے والوں کو معلوم ہے مگر جہاں تک قرائن اور شواہد کا تعلق ہے، کہا جا سکتا ہے کہ جارحانہ اقدام کرنے میں جرمنی کے مختار کل ہر ہٹلر کی تعدی ہے -

جرمنی اور پولینڈ کے متنازع فیہ قضیہ کے حل کرنے کے لئے دوسرے مصالحانہ طریقے بھی ہو سکتے تھے - جو کام میں نہیں لائے گئے - اور مساعی قیام امن کو آخری درجہ تک پہنچانے سے پہلے ہی انسانی خون کے ساتھ ہولی کھیلی جانے لگی - مگر سوال یہ ہے کہ یہ معاملہ جرمنی اور پولینڈ کا تھا - برطانیہ اور فرانس نے جرمنی اور پولینڈ تک اسے محدود رکھنے اور صرف ان دو قوموں کے اندر کشت و خون ہونے کے بجائے برطانوی اور فرانسیسی قوموں کو بھی اِس آگ میں کیوں دھکیل دیا اور خونریزی کے ایک محدود حلقہ کو وسعت دیکر بے شمار انسانی جانوں کو خطرہ میں کیوں ڈال دیا؟

جنگ بہر حال جنگ ہے - اور تباہی اور بربادی اور انسانی خون کی ارزانی اس کے لازمی نتائج ہیں - اس سوال کے جواب میں برطانیہ کیطرف سے کئی عذر بیان کئے گئے ہیں - اور برطانیہ کی شرکتِ جنگ کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری بتایا گیا ہے -

پہلا عذر یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ برطانوی قوم' اقوام کی آزادی کی داعی ہے اور آزادی کی حمایت اس کا ایک حتمی فریضہ ہے - اور ہر ہٹلر پول قوم کی آزادی سلب کر کے اُن کو اپنا غلام بنانا چاہتا ہے - اسلئے برطانیہ کا فریضہ تھا کہ وہ پول قوم کی آزادی کی حفاظت کے لئے برطانوی قوم کو بھی جنگ کی آگ میں دھکیل دے - اور پول کی آزادی برقرار رکھنے کیلئے برطانوی قوم کا خون بہا دے -

دوسرا عذر یہ بتایا گیا ہے کہ پولینڈ کی حکومت جمہوری حکومت ہے اور جرمنی کی حکومت ڈکٹیٹری اور آمریت کی حکومت ہے - برطانیہ جمہوریت پسند ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ جمہوریت کی حفاظت اور ڈکٹیٹری کی بیخکنی کرے اور اس راہ میں اگر برطانوی قوم کا خون بہانا ضروری ہو تو بہا دے -

تیسرا عذر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر ہٹلر نے جارحانہ اقدام کرنے میں تعدی کی ہے اور وہ ظالم ہے - اور پولینڈ مظلوم ہے - اور برطانیہ مظلوم کی حمایت کو انسانی فرض سمجھتی ہے اسلئے وہ پولینڈ مظلوم کی نصرت و اعانت کی راہ میں برطانوی قوم کا خون بہا دینے کیلئے مجبور ہے -

چوتھا عذر یہ کہا گیا کہ چونکہ جمعیۃ اقوام نے پولینڈ کو ایک آزاد حکومت قرار دیکر اسکی حفاظت کی ذمہ داری لی تھی اور حکومت برطانیہ بھی جمعیۃ اقوام کی رکن ہے اسلئے برطانیہ پر فرض ہے کہ پولینڈ کی حفاظت کے لئے جس قدر بھی قربانیاں دینی پڑیں' دے اور اسکو جرمنی کی غلامی سے محفوظ رکھے -

ان وجوہ کا سہارا لیکر' برطانوی حکومت' جرمنی اور پولینڈ کی جنگ میں اپنی شرکت کو جائز ثابت کرتی اور پھر اپنی ماتحت یا زیر اثر حکومتوں اور قوموں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ آزادی، جمہوریت، مظلوم کی حمایت اور عہد مواعید کے احترام کے نام پر برطانیہ کی امداد کریں - ہز ایکسیلنسی ویسرائے نے بھی ہندوستانیوں سے انہیں وجوہ کی بنا پر اپیل کی ہے کہ تمام ہندوستانی اس جنگ میں آزادی، جمہوریت اور مظلوم کی حمایت اور مواعید کے احترام کی خاطر برطانیہ کی معاونت کریں -

جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ نے اس نازک موقعہ پر اعلیٰ ترین اسلامی اور وطنی اور اخلاقی اصول کو پیش نظر رکھکر غور کیا اور مسئلہ کے اس پہلو کو جانچا کہ اگر جرمن اور پولینڈ کی جنگ کی آگ میں برطانیہ نے اپنی قوم کو دھکیل دیا تو کیا ہمارا اسلامی یا وطنی یا اخلاقی فرض ہے کہ ہم بھی برطانیہ کی حمایت کے لئے ہندوستانیوں کو اس آگ میں کود پڑنے اور اپنا خون بہا دینے کا مشورہ دیں -؟

اس مرحلہ پر ہمیں برطانیہ کی طرف سے بیان کئے ہوئے عُذروں پر تفصیلی نظر ڈالنا پڑی تاکہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو - جہاں تک برٹش مدبرین اور وزراء کی نیتوں کا تعلق ہے وہ علام الغیوب ہی بہتر جانتا ہے - لیکن جہاں تک عمل اور نتائج کا تعلق ہے ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں ہندوستانیوں کے لئے یقین و اطمینان کی کوئی روشنی نہیں ملتی -

پہلے عُذر یعنی اقوام کی آزادی کی حمایت پر نظر ڈالی جاتی ہے تو چیکوسلاویکیا اور آسٹریا اور ابی سینیا اور البانیہ کے واقعات ہمارے سامنے آجاتے ہیں کہ برطانی حکومت کی آنکھوں کے سامنے ان اقوام کی آزادی سلب کی گئی - اور ڈکٹیٹروں نے قتل و غارت کے بازار گرم کئے اور ہر قسم کی تعدی، خونریزی سے آزاد انسانوں پر ہلاکت ڈال کر اُن کو غلام بنایا گیا اور اگر یہ بات صحیح بھی نہ ہو کہ حبش کی تباہی اور بربادی برطانوی مواعید حمایت کا نتیجہ ہے تاہم اس میں تو شبہ نہیں کہ برطانیہ ان اقوام کی آزادی کی حمایت کے لئے کھڑی نہیں ہوئی اور اسکی آنکھوں کے سامنے یہ قومیں جرمنی اور اطالوی ڈکٹیٹروں کی غلام بنائی گئیں - نیز برطانیہ خود بہت سی قوموں کو غلام بنائے بیٹھی ہے - اور اُن کی جدوجہد آزادی کو دبانے کیلئے ہر قسم کے مظالم اور تشدد سے کام لیکر اُن کا خون بہاتی اور غلامی کی زنجیروں کو مستحکم کرتی رہتی ہے -

خود ہندوستان اور فلسطین کے ہولناک واقعات نظر کے سامنے ہیں - وزیرستان اور دیگر آزاد قبائل پر بمباری اور حضرموت پر جابرانہ قبضہ روز روشن کی طرح عیاں ہے - اگر فی الحقیقت برطانیہ اقوام کی آزادی کے اُصول کو پسند کرتی ہے اور آزاد قوموں کی آزادی کی محافظ ہے تو اس کے ان تمام اعمال و افعال کی کوئی صحیح تاویل نہیں ہو سکتی -

دوسرے عذر یعنی جمہوریت کی حفاظت اور ڈکٹیٹری کے استیصال پر غور کیا جاتا ہے تو یہ بات کسی پہلو سے ہماری سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ ڈکٹیٹری یا جمہوریت کا تعلق جرمنی قوم سے ہے، اگر جرمنی قوم اپنے لئے ڈکٹیٹر کی حکومت کو پسند کرتی ہے تو یہ اسکی اپنی مرضی ہے - اگر جرمنی میں جمہوری حکومت ہوتی اور پولینڈ کی آزادی سلب کرنے کیلئے وہ اس قسم کی تعدی کرتی تو کیا محض اس وجہ سے کہ جرمنی کی حکومت بھی جمہوری ہوتی اسکی یہ تعدی جائز قرار دیجاتی؟ اگر ڈکٹیٹر ازم پولینڈ پر قابض ہو گیا تو کیا اسکی تباہی اور بربادی اس سے زیادہ ہوگی جو جمہوریت برطانیہ کی طرف سے بالفور ازم نے فلسطین میں برپا کی اور کیا وزیرستان اور آزاد قبائل میں جمہوریت کی طرف سے برپا کی ہوئی تمام بربادیاں اور بمباریاں محض اس وجہ سے جائز سمجھی جائیں گی کہ ان کی مرتکب برطانوی جمہوریت ہے - جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے تو سب سے پہلے ہمارے سامنے برطانیہ کی جمہوریت پسندی کا یہی مظاہرہ ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ معلوم کئے بغیر ویسرائے نے خود رائی کے ساتھ اس جنگ میں ہندوستان کی شرکت کا اعلان کر دیا -

بہر حال ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اگر برطانوی حکومت نے پول قوم کی جمہوریت کی حفاظت کی غرض سے برطانیہ کو جنگ کی بربادیوں اور ہلاکت خیزیوں میں مبتلا کیا ہے تو اسپین کی جمہوریت کی حفاظت کیوں نہ کی؟ اور خود اپنے زیر اثر ممالک اور اقوام کے اندر جمہوریت قائم کرنے میں وہ کسی مستعدی کا اظہار کیوں نہیں کرتی؟

جمعیۃ علماء جمہوری اصول کو پسند کرتی ہے اور اُس کے نزدیک اسلامی جمہوریت کا جو خاکہ ہے وہ یورپین جمہوریت کے اُصول سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے اسلامی جمہوریت میں اکثریت اور اقلیت پورے اطمینان اور تحفظ حقوق کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہیں - جمعیۃ علماء یورپین ڈکٹیٹر ازم کو غلط سمجھتی ہے مگر انہیں ہے کہ اسکو برطانیہ کے اس اقدام جنگ میں جمہوریت پسندی کا شائبہ بھی نظر نہیں آتا -

تیسرے عذر یعنی مظلوم کی حمایت کی حقیقت پر نظر ڈالی جائے تو طرابلس الغرب، شام، ابی سینیا، البانیہ، چیکوسلاویکیا، فلسطین، پولینڈ سے کم مظلوم نہیں تھے - ان کی حمایت کیوں نہیں کی گئی؟ اور کیوں ان کو ظالموں کا شکار ہو جانے دیا گیا -؟

چوتھا عذر' وعدوں کا ایفاء اور عہد ناموں کا احترام ہے - اسکی حقیقت بھی ہمارے سامنے ملک کوٹریہ اور مادر سابقہ شاہی مواعید اور ۱۹۱۴ء کی جنگ کے دوران میں برطانیہ کے وعدوں اور ان کی پیہم خلاف ورزیوں کی صورت میں آجاتی ہے - برطانیہ کے ذمہ دار مدبرین کے بار بار اعلان کے باوجود کہ جنگ کا نتیجہ کچھ بھی ہو مگر سلطنتوں کی حدود میں کوئی فرق نہ آنے دیا جائیگا اور مقامات مقدسہ کے احترام اور حفاظت کی ذمہ داری لیگئی تھی لیکن اسکے بعد فاتحین نے مفتوح سلطنتوں بالخصوص ترکی سلطنت کے جو حصے بخرے کئے اور مقامات مقدسہ کے اہم اجزاء کو جس طرح پامال کیا وہ سب ہماری آنکھوں کے سامنے ہے -

بہر حال یہ تمام وجوہ ہیں جو ہمارے پیش نظر ہیں اور ہمیں افسوس ہے کہ ہم ان عُذروں کو حقائق واقعیہ کی طرح یقین کرنے سے قاصر ہیں - جن حکومتوں یا قوموں یا جن افراد نے سیاسی مصالح یا ذاتی اغراض کی بناء پر برطانیہ کی امداد کرنے کا اعلان کر دیا ہے وہ ان عُذروں کو اُچھال اُچھال کر بیان کر رہے ہیں مگر ہم نہیں سمجھتے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں سے ان تمام واقعات کو جو جنگ عظیم کے زمانہ سے اسوقت تک متواتر ہوتے چلے آتے ہیں، کس طرح محو کر سکتے ہیں اور کسی سچے مسلمان یا محب وطن کو کس طرح برطانیہ کی امداد پر آمادہ کر سکتے ہیں -

پھر اگر ہم اسکو ہندوستان یا مسلمانوں کے مفاد کے نقطہ نظر سے دیکھیں کہ آیا ہمارا برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنا ہندوستان یا مسلمانوں کے اپنے لئے مفید ہو چکا یا نہیں تو جہاں تک واقعات اور شواہد کا تعلق ہے ہمارے سامنے کوئی روشنی نہیں ہے - گذشتہ جنگ عظیم میں ہندوستان نے ہر قسم کی تباہی و بربادی اُٹھا کر اور بیش از بیش جانی و مالی قربانیاں پیش کر کے برٹش امپیریلزم کو مضبوط کیا اور اپنی غلامی کی مدت بڑھا لی - تو اب انہیں کیسے اطمینان ہو سکتا ہے کہ اس موقع پر برطانیہ کی حمایت آئی آزادی سے بہرہ ور کرے گی یا برٹش امپیریلزم کی فتح اور قوت برطانیہ کی مزید خود سری اور جمہوریت کے پردہ میں استبدادیت کے استحکام کا باعث ہو جائے گی - گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی ترمیم جس کے ذریعہ سے صوبوں کی ادھوری آزادی کو بھی مجروح کیا گیا اسپیلئے یہ ہمارے لئے خطرہ کا الارم ہو سکتی ہے -

جمعیۃ علماء کا نصب العین ہمیشہ سے مکمل آزادی رہا ہے اور وہ اسکو اپنا شرعی اور سیاسی اور اخلاقی حق سمجھتی ہے اور کوئی چیز جو اس حق کے راستہ میں مزاحم ہو سکے - اسکے نزدیک قابل برداشت نہیں ہے -

بہر حال جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کسی نقطہ نظر سے بحالت موجودہ جنگ میں برطانوی امپیریلزم کی امداد کرنے کیلئے کوئی وجہ جواز نہیں پاتی نیز اسکے نزدیک لازمی اور ضروری ہے کہ موقع کی اہمیت اور نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام مسلمان بلکہ تمام ہندوستانی ملکر ہندوستان کی طرف سے اپنی خودداری اور وقار کے لحاظ سے ایک فیصلہ کریں اور سب ملکر ایک ہی راستہ اختیار کریں کہ یہی اُن کی نجات اور آزادی کا حقیقی مدار ہے -

(راج الکٹرک پریس دہلی)

ڈکٹیٹروں کی غلام بنالی گئیں۔ نیز برطانیہ خود بہت سی قوموں کو غلام بنائے بیٹھی ہے۔ اور اُن کی جدوجہد آزادی کو دبانے کیلئے ہر قسم کے مظالم اور تشدد سے کام لیکر اُن کا خون بہاتی اور غلامی کی زنجیروں کو مستحکم کرتی رہتی ہے۔

خود ہندوستان اور فلسطین کے ہولناک واقعات نظر کے سامنے ہیں۔ وزیرستان اور دیگر آزاد قبائل پر بمباری اور حضرموت پر جابرانہ قبضہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اگر فی الحقیقت برطانیہ اقوام کی آزادی کے اُصول کو پسند کرتی ہے اور آزاد قوموں کی آزادی کی محافظ ہے تو اُس کے ان تمام اعمال و افعال کی کوئی صحیح تاویل نہیں ہو سکتی۔

دوسرے عُذر یعنی جمہوریت کی حفاظت اور ڈکٹیٹرشی کے استیصال پر غور کیا جاتا ہے تو یہ بات کسی پہلو سے ہماری سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ ڈکٹیٹری یا جمہوریت کا تعلق جرمنی قوم سے ہے، اگر جرمنی قوم اپنے ڈکٹیٹر کی حکومت کو پسند کرتی ہے تو یہ اسکی اپنی مرضی ہے۔ اگر جرمنی میں جمہوری حکومت ہوتی اور پولینڈ کی آزادی سلب کرنے کیلئے وہ اس قسم کی تعدی کرتی تو کیا محض اس وجہ سے کہ جرمنی کی حکومت بھی جمہوری ہوتی اسکی یہ تعدی جائز قرار دیجاتی اگر ڈکٹیٹر ازم پولینڈ پر قابض ہو گیا تو کیا اسکی تباہی اور بربادی اس سے زیادہ ہوگی جو جمہوریت برطانیہ کی طرف سے بالفور ازم نے فلسطین میں برپا کی اور کیا وزیرستان اور آزاد قبائل میں جمہوریت کی طرف سے برپا کی ہوئی تمام بربادیاں اور بمباریاں محض اس وجہ سے جائز سمجھی جائیں گی کہ اُن کی مرتکب برطانوی جمہوریت ہے۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے تو سب سے پہلے ہمارے سامنے برطانیہ کی جمہوریت پسندی کا یہی مظاہرہ ہے کہ ہندوستان کی رائے عامہ معلوم کئے بغیر وائسرائے نے خود رائی کے ساتھ اس جنگ میں ہندوستان کی شرکت کا اعلان کر دیا۔

بہر حال ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اگر برطانوی حکومت نے پول قوم کی جمہوریت کی حفاظت کی غرض سے برطانیہ کو جنگ کی بربادیوں اور ہلاکت خیزیوں میں مبتلا کیا ہے تو اسپین کی جمہوریت کی حفاظت کیوں نہ کی؟ اور خود اپنے زیر اثر ممالک اور اقوام کے اندر جمہوریت قائم کرنے میں وہ کسی مستعدی کا اظہار کیوں نہیں کرتی؟۔

جمعیۃ علماء جمہوری اصول کو پسند کرتی ہے اور اُس کے نزدیک اسلامی جمہوریت کا جو خاکہ ہے وہ یورپین جمہوریت کے اُصول سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے اسلامی جمہوریت میں اکثریت اور اقلیت پُورے اطمینان اور تحفظ حقوق کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہیں۔ جمعیۃ علماء یورپین ڈکٹیٹر ازم کو غلط سمجھتی ہے مگر افسوس ہے کہ اسکو برطانیہ کے اس اقدام جنگ میں جمہوریت پسندی کا شائبہ بھی نظر نہیں آتا۔

تیسرے عُذر یعنی مظلوم کی حمایت کی حقیقت پر نظر ڈالی جائے تو طرابلس الغرب، شام، ابی سینیا، البانیہ، جیکوسلاویکیا، فلسطین، پولینڈ سے کم مظلوم نہیں تھے۔ ان کی حمایت کیوں نہیں کی گئی؟ اور کیوں ان کو ظالموں کا شکار ہو جانے دیا گیا۔؟

چوتھا عذر، وعدوں کا ایفاء اور عہد ناموں کا احترام ہے۔ اسکی حقیقت بھی ہمارے سامنے ملکہ وکٹوریہ اور اور سابق تمام شاہی مواعید اور ۱۹۱۴ء کی جنگ کے دوران میں برطانیہ کے وعدوں اور ان کی پیہم خلاف ورزیوں کی صورت میں آجاتی ہے۔ برطانیہ کے ذمہ دار مدبرین کے بار بار اعلان کے باوجود کہ جنگ کا نتیجہ کچھ بھی ہو مگر سلطنتوں کی حدود میں کوئی فرق نہ آنے دیا جائے گا اور مقامات مقدسہ کے احترام اور حفاظت کی ذمہ داری لیگئی تھی لیکن اسکے بعد فاتحین نے مفتوحہ سلطنتوں بالخصوص ترکی سلطنت کے جو حصے بخرے کئے اور مقامات مقدسہ کے اہم اجزاء کو جس طرح پامال کیا وہ سب ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

بہر حال یہ تمام وجوہ ہیں جو ہمارے پیش نظر ہیں اور ہمیں افسوس ہے کہ ہم ان عُذروں کو حقایق واقعیہ کی طرح یقین کرنے سے قاصر ہیں۔ جن حکومتوں یا قوموں یا جن افراد نے سیاسی مصالح یا ذاتی اغراض کی بنا پر برطانیہ کی امداد کرنے کا اعلان کر دیا ہے وہ ان عُذروں کو اُچھال اُچھال کر بیان کر رہے ہیں مگر ہم نہیں سمجھتے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں سے ان تمام واقعات کو جو جنگ عظیم کے زمانہ سے اسوقت تک متواتر ہوتے چلے آئے ہیں، کس طرح محو کر سکتے ہیں اور کسی سچے مسلمان یا محب وطن کو کس طرح برطانیہ کی امداد پر آمادہ کر سکتے ہیں۔

پھر اگر ہم اسکو ہندوستان یا مسلمانوں کے مفاد کے نقطہ نظر سے دیکھیں کہ آیا ہمارا برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنا ہندوستان یا مسلمانوں کے اپنے لیے مفید ہوگا یا نہیں تو جہاں تک واقعات اور شواہد کا تعلق ہے ہمارے سامنے کوئی روشنی نہیں ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم میں ہندوستان نے ہر قسم کی تباہی و بربادی اُٹھا کر اور بیش از بیش جانی و مالی قربانیاں پیش کر کے برٹش امپیریلزم کو مضبوط کیا اور اپنی غلامی کی مُدت بڑھالی۔ تو اب اُنہیں کیسے اطمینان ہو سکتا ہے کہ اس موقعہ پر برطانیہ کی حمایت اُن کو آزادی سے بہرہ ور کرے گی یا برٹش امپیریلزم کی فتح اور قوت برطانیہ کی مزید خودسری اور جمہوریت کے پردہ میں استعماریت کے استحکام کا باعث ہو جائے گی۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی ترمیم جس کے ذریعہ سے صوبوں کی ادھوری آزادی کو بھی مجروح کیا، یا واپس لے لیا گیا ہے ہمارے لئے خطرہ کا الارم ہو سکتی ہے۔

جمعیۃ علماء کا نصب العین ہمیشہ سے مکمل آزادی رہا ہے اور وہ اسکو اپنا شرعی اور سیاسی اور اخلاقی حق سمجھتی ہے اور کوئی چیز جو اس حق کے راستہ میں مزاحم ہو سکے۔ اسکے نزدیک قابل برداشت نہیں ہے۔

بہر حال جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کسی نقطہ نظر سے بحالت موجودہ جنگ میں برطانوی امپیریلزم کی امداد کرنے کیلئے کوئی وجہ جواز نہیں پاتی نیز اسکے نزدیک لازمی اور ضروری ہے کہ موقع کی اہمیت اور نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام مسلمان بلکہ تمام ہندوستانی ملکر ہندوستان کی طرف سے اپنی خودداری اور وقار کے لحاظ سے ایک فیصلہ کریں اور سب ملکر ایک ہی راستہ اختیار کریں کہ یہ اُن کی نجات اور آزادی کا حقیقی مدار ہے۔

(راج الکٹرک پریس دہلی)